354/26/11/13

NAME : SULTANA FATIMA WAHIDI

SUPERVISOR : PROF. WAHAJUDDIN ALVI

DEPARTMENT : URDU(F/o HUMANITIES AND LANGUAGES)

TITLE : AVADH AKHBAR KI ADABI AUR ILMI KHIDMAT : EK JAIZA

ABSTRACT

حکومتِ دلی کے خاتمے کے بعد انگریزوں نے نواب واجد علی شاہ کو برطرف کر کے اودھ کی حکومت پر قبضہ جمالیا تھا۔ دورانِ حکومتِ دلی اور اودھ کے بادشاہوں نے علوم وفنون کو خوب جلا بخشی۔ ۱۸۵۷ء کے ہولناک واقعہ کے بعد انگریزوں نے ہندوستانیوں کے دلوں میں جگہ بنانے کے لئے ملکی انتظام کو بہتر بنانے کے لئے کئی اقدام کئے ڈاک تار، ریلوں کا اجراء، تعلیمِ نسواں کا فروغ، ستی کی رسم پر روک، انگریزی تعلیم پر زور دیا تاکہ ملک چلانے کے لئے بہتر کلرک مل سکیں۔ اس وقت ہندوستانی عوام سخت کشمکش، خوف و ہراس میں مبتلا تھی۔ مشرقی تہذیب پر مغربی تہذیب حاوی ہو رہی تھی جس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہو رہا تھا ایسے میں سرسید ان کے رفقا جیسے علماء فضلا چاہتے تھے کے عوام اس خوف اور مایوسی کے ماحول سے باہر نکل کر موجودہ دور کے حالات سے مقابلہ کریں لہٰذا ان لوگوں نے اپنی تحریروں سے ہندوستانی عوام کو بیدار کرنے کی بھرپور کوشش کیں۔

منشی نولکشور بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے جو عوام کی فلاح کے لئے کمر بستہ تھے اور ملک وقوم کے لئے کچھ کرنے کا عزم و جوش رکھتے تھے۔ بچپن سے ہی مضامین لکھنے کا شوق تھا پہلے آگرہ کے ایک میگزین سفیر میں مضامین لکھتے رہے اس کے بعد چار سال تک کوہِ نور اخبار جو لاہور سے نکلتا تھا، وابستہ رہے۔ جہاں ان کے صحافتی تربیت ہوئی۔ غدر کے خاتمے کے بعد لکھنوء آکر آغا میر کی ڈیوڑھی میں کرایے کے مکان میں اپنا مطبع قایم کیا۔ یہیں سے اپنا مشہور اخبار ، اودھ اخبار کا اجراء کیا اور اس دور کے معروف وقابل علماء، فضلا و ادباء کو اپنے مطبع سے منسلک کر لیا۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار، غلام محمد تپش، عبدالحلیم شرر، فخر الدین، سید رونق علی، امجد علی شہری، مولوی حادی علی اشک، قدر بلگاری جیسے قابل حضرات کو ایڈیٹر رکھا۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار کا معروف شاہکار فسانہ آزاد اسی اخبار سے منظرِ عام پر آیا جس سے اخبار اور سرشار دونوں کو شہرت ملی نیز اردو ادب کا اہم ترین ادبی معرکہ جو اودھ اخبار اور اودھ پنچ کے درمیان ہوا وہ اسی اخبار کی دین ہے۔ اس اخبار سے اس دور کے بہت سے معروف وغیر معروف شعراء و ادباء وابستہ رہے جنھوں نے اردو زبان کو جلا بخشی اخبار ہمیشہ اردو زبان کا حامی رہا یہ اس دور کا معیاری اخبار تصور کیا جاتا تھا۔ اس میں غزلیں، قطعے، مرثیہ، نظمیں ،قصیدے کثرت سے پڑھنے کو ملتے ہیں۔ یہ اخبار اپنے علمی وادبی خدمات کی وجہ سے اردو ادب وصحافت میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ اپنے عہد کی ادب وتاریخ ،تہذیب و سیاست کا عمدہ نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اہم دستاویز ہے کیونکہ یہ اس وقت، کے بہت سے تاریخی حالات کا عکاس ہے۔ مختلف

ادوار میں اس کی ہیئت، ضخامت، علمی زبان واسلوب بدلے ہیں۔اس اخبار میں ملکی وغیر ملکی سیاسی وسماجی حالات کے علاوہ ادویاتِ شعراء کے دواوین کے اشتہارات، مجلسوں مشاعروں کے روداد یں خطوط ومراسلے، سرکاری اعلانات، اعلیٰ حکام کے تقرری وتبدیلی، ان کی آمدورفت، اہم اشخاص کی رحلت کی خبریں، قوم کے حالات، ریلوے اوقات، فصل اوراس کے نرخ باغیوں کے بارے میں اہم خبریں، سرکاری اعلانات اوراطلاعات فراہم ہوتی ہیں۔

منشی نولکشور کے اہم کارناموں میں پیپرمل اور ہندی انگریزی ٹائپ کا قیام ہے۔ان کی ان نمایاں خدمات کی وجہ سے ان کو سرکاری انعام واعزازات سے نوازا گیا۔یہ اخبار تقریباً ۹۰ برس تک جاری رہا۔اس میں موجودہ ادبی شہ پاروں کو دیکھتے ہوئے یہ آج کے کسی بھی معیاری اخبار کے مقابل رکھا جاسکتا ہے۔اس کی فائیلیں ناپید ہیں جوصرف چند کتب خانوں کی زینت ہیں اور خستہ حال ہیں اس مقالے کے ذریعے ان گمشدہ شہ پاروں کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ منشی نولکشور کی گراں قدر خدمات کو خراجِ عقیدت پیش ہوسکے۔